124204 ـ دمہ کی سپرے استعمال کرنا

سوال

دمہ کے لیے استعمال کی جانے والی سپرے کی شکل میں دوائی سے روزہ کیوں نہیں ٹوٹتا، برائے مہربانی جواب تفصیل سے دیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

دمہ کے لیے سپرے کی ڈبی ایک ایسی دوائی ہے جس میں سائل مادہ تین عناصر پر مشتمل ہوتا ہے اور وہ یہ ہیں: کیمائی مادہ، پانی اور آکسیجن.

جب اس سپرے کو دبا کر نکالا جاتا ہے تو اس سے دھویں کی شکل میں دوائی خارج ہوتی ہے، جب مریض اس کود باتا ہے تو یہ سپرے اور دوائی اس کے سانس کی نالیوں میں داخل ہوتی ہے، لیکن اس کا کچھ حصہ منہ میں حلق کے شروع میں ہی رہ جاتا ہے، اور قلیل سی مقدار اس کے پھیپھڑوں میں چلی جاتی ہے.

کچھ معاصر علماء کا کہنا ہے کہ یہ سپرے استعمال کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، ان کا کہنا ہے کہ: کیونکہ یہ سپرے جن مواد پر مشتمل ہے وہ مواد منہ کے ذریعہ معدے تک جاتے ہیں تو اس طرح اس سے روزہ ٹوٹ جائیگا.

اور اکثر معاصر علماء کہتے ہیں کہ اس سپرے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اور یہی قول صحیح ہے انہوں نے کئی ایک دلائل سے استدلال کیا ہے:

1 ـ اصل میں روزہ صحیح ہے، اور اس اصل سے صرف یقین ہونے پر ہی نکلا جا سکتا ہے، اور اس سپرے کی پھوار کا معدے میں جانا مشکوک ہے، یہ معدے میں جا بھی سکتی ہے اور نہ بھی جاتی، کیونکہ اصل میں یہ مادہ پھیپھڑوں اور سانس کی نالیوں میں جاتا ہے، لیکن یہ معدے میں بھی جا سکتا ہے، تو اس احتمال کے ساتھ روزہ نہیں ٹوٹ سکتا، پہلے قول کا ان علماء نے اس دلیل کے ذریعہ جواب دیا ہے.

2 ـ فرض کر لیں کہ اس دوائی کا کچھ حصہ بالفعل معدے میں چلا جاتا ہے تو یہ معاف کردہ ہے، اور اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور اس کو انہوں نے کلی اور مسواک پر قیاس کیا ہے.

کیونکہ کلی کا کچھ پانی روزے دار کے منہ میں باقی رہ جاتا ہے، اور اس میں سے کچھ نہ کچھ معدہ میں چلا جاتا

ہے، اس لیے اگر کوئی شخص ایسے پانی سے وضوء کرے جس میں کوئی مواد ملا ہوا ہو، تو یہ مادہ کچھ دیر بعد معدۃ میں ظاہر ہو جائیگا، جو اس کو متاکد کرتا ہے کہ کلی کا پانی معدہ میں جاتا ہے، لیکن یہ بہت ہی قلیل مقدار میں ہوتا ہے جو شریعت نے معاف کیا ہے، اور کلی کے باوجود اس کے روزے کو صحیح کا حکم دیا ہے، اور دمہ کی سپرے سے معدہ میں جانے والی دوائی بہت ہی قلیل مقدار میں ہوتی ہے ۔ یہ بھی اس وقت اگر یہ معدہ میں جاتی ہو تو پھر ۔ بلکہ کلی کے پانی سے بھی کم مقدار میں تو اس طرح یہ بالاولی روزے کو نہیں توڑتا.

اور مسواك میں ایسا مواد ہوتا ہے جو لعاب کے ساتھ مل کر حلق اور پھر معدہ میں جا سکتا ہے، لیکن شریعت نے اسے بھی معاف کیا ہے اور اسے روزہ توڑنے والی اشیاء میں شامل نہیں کیا، کیونکہ یہ بہت قلیل اور غیر مقصود ہے.

تو اسی طرح دمہ کی سپرے سے معدہ میں جانے والی چیز بھی بہت قلیل مقدار میں ہوتی ہے اور اس کا معدہ میں لے جانا مقصود نہیں ہوتا، تو اس طرح مسواك پر قیاس کرتے ہوئے یہ بھی روزہ نہیں توڑےگی.

اس سے ظاہر ہوا کہ دوسرا قول قوی ہے، اور ہمارے معاصر علماء کرام میں سے یہی قول اختیار کرنے والوں میں شیخ عبد العزیز بن باز، اور شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ اور عبد اللہ بن جبرین حفظہ اللہ اور مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام شامل ہیں، ہم نے ان کا فتوی سوال نمبر (37650) کے جواب میں نقل کیا ہے اس کا مطالعہ کریں.

دیکھیں: مجلۃ مجمع الفقہ الاسلامی عدد نمبر (10) اس میں معاصر اشیاء میں سے روزہ توڑنے والی اشیاء کے متعلق کئی ایك موضوع بیان ہوئے ہیں.

اور مفطرات الصیام المعاصرۃ تالیف ڈاکٹر احمد الخلیل (33 ـ 38) کا بھی مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .